یورپ کی انتہا پسندانہ سازشوں پر چپ سادھ لیتے ہیں۔ ہم وہ ''دانا'' تاجر ہیں جو شیر کی ایک دن کی زندگی پر گیدڑ کی سوسالہ زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اے روح محمد ﷺ یہ بے عمل راقم بھی آپ سے شرمسار ہے جو اپنے مجروح جذبات اور احتجاج کو صرف اور صرف کاغذ اور قلم کے ذریعے پیش کر رہا ہے۔ ورنہ حالات کا تقاضا تو کچھ اور ہے۔

؎ کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز — اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

وفیات:

جانشین شیخ الاسلامؒ و امیر جمعیت علماء ہند حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ کی رحلت

مورخہ کو جانشین شیخ الاسلام، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے فرزند اکبر و لائق و فائق جانشین حضرت مولانا اسعد مدنیؒ کی طویل علالت کے بعد رحلت کا المناک واقعہ پیش آیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا مرحوم بذات خود بڑے باکمال و باوصف انسان تھے اور عمر بھر ان کی مسلمانوں کے لئے مساعی اور شبانہ روز کوششیں تو اظہر من الشمس ہیں اور آپ کی وفات سے جو خلاء عالم اسلام و بالخصوص ہندوستان میں پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا کسی بھی صورت میں ممکن نہیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں کیلئے آپ کی ہر دلعزیز شخصیت کی ضرورت پہلے سے زیادہ تھی لیکن دست قضاء کا لکھا ٹل نہیں سکتا۔ مولانا مرحوم کی شخصیت کا احترام تو ہر لحاظ سے مسلمانانِ برصغیر پر اس اعتبار سے بھی لازم تھا کہ آپ کی نسبت فخر عرب و عجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے ساتھ تھی۔ حضرت مدنیؒ کا فیضان آج کرۂ ارض اور خصوصاً برصغیر پاک و ہند کے چپے چپے پر نمایاں ہے۔ حضرت مدنیؒ کے خانوادے نے مسلمانوں کیلئے جو علمی اور سیاسی خدمات سرانجام دی ہیں آج اس کی ایک دنیا معترف ہے۔ تقسیم ہند سے پہلے تحریک آزادی کے روح رواں حضرت مدنیؒ ہی کی سحر انگیز شخصیت تھی۔ آپ کی شبانہ روز کوششوں سے انگریزی استعمار سے برصغیر پاک و ہند کی گلوخلاصی ہوئی۔ اگر تحریک آزادی میں علماء دیوبند اور خصوصاً حضرت مدنیؒ کی ولولہ انگیز قیادت نہ ہوتی تو گاندھی اور کانگریس اور دیگر مسلم جماعتوں کی کوششوں میں وہ دَم خَم نہ ہوتا اور نہ آزادی کی منزل اتنی قریب ہوتی۔ حضرت مولانا مدنیؒ کی روحانی و علمی شخصیت نے دارالعلوم دیوبند کی عظمت و رفعت میں بھی چار چاند لگائے۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت مولانا اسعد مدنیؒ نے اپنے عظیم والد کی سیاسی و علمی ورثے کو سنبھالا اور اسے بام عروج تک پہنچایا۔ مولانا ہندوستان کے علاوہ پاکستان میں بھی بہت زیادہ مقبول اور قابل احترام تھے۔ مولانا مرحوم جب بھی پاکستان اور خصوصاً صوبہ سرحد تشریف لاتے تو ضرور یہاں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کی زیارت کے لئے

آ ئے۔ حضرت دادا جانؒ کو حضرت مدنیؒ کے ساتھ اس قدر عشق و محبت اور عقیدت تھی کہ وہ بیان سے باہر ہے۔ جب بھی آپ کی آمد کی اطلاع ہوتی تو آپ ان کے استقبال کیلئے باہر سڑک پر ان کا انتظار کرتے (اگر چہ حضرت مولانا اسعد مدنیؒ حضرت مولانا عبدالحقؒ کے دیوبند میں شاگرد رہے تھے) لیکن حضرت شیخ الحدیثؒ اپنے استاد زادے کا احترام بڑے شایان شان طریقے سے ہمیشہ کرتے اور ان کے لئے خصوصی جبہ اور دیگر تحفے تحائف کا انتظام فرماتے اور وہ دن حضرت دادا جانؒ کے لئے عید کا دن ہوتا جب آپ کی دارالعلوم حقانیہ تشریف آوری ہوتی۔ حضرت مولانا اسعد مدنیؒ نے اس تعلق کو حضرتؒ کی وفات کے بعد بھی نبھایا اور ہمیشہ شفقت فرماتے ہوئے دارالعلوم اور ہمارے غریب خانے پر تشریف لاتے رہے۔ آپ آخری مرتبہ دارالعلوم دیوبند کانفرنس کے موقع پر اکوڑہ خٹک تشریف لائے اس موقع پر دارالعلوم دیوبند کے مہتمم اور تمام اساتذہ کرام بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے ایوان شریعت میں طلباء سے اصلاحی خطاب فرمایا اور آخر میں والد صاحب مدظلہ کے پرزور اصرار اور درخواست پر ہمارے گھر کے تمام مرد و خواتین کو بیعت کی خصوصی اجازت بھی فرمائی۔ جو ہمارے لئے خوش قسمتی اور سعادت کی علامت ہے۔

خانوادہ مدنیؒ کے ساتھ ہمارے خاندان کا جو تعلق اور عقیدت احترام کا سلسلہ ہے وہ اس بات کا متقاضی تھا کہ مولانا مدنیؒ کی نماز جنازہ میں بھرپور شرکت کی جاتی لیکن بدقسمتی سے آپکی وفات کی اطلاع مغرب کے بعد ہمیں موصول ہوئی۔ اور اسلام آباد میں والد صاحب مدظلہ کے پاسپورٹ کی عدم موجودگی کے باعث ہندوستان جانے والے خصوصی وفد میں حضرت والد صاحب مدظلہ تشریف نہ لے جاسکے اور نہ راقم کو چند وجوہ کی بناء پر جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ وفد ارکان پارلیمنٹ کے علماء حضرات پر مشتمل تھا۔ دارالعلوم حقانیہ اور حضرت والد صاحب مدظلہ کی نمائندگی کے طور پر برادر محترم مولانا حامد الحق، حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب کے ہمراہ ہندوستان تشریف لے گئے۔ اور وہاں پر حضرت مولانا ارشد مدنی، حضرت مولانا محمود مدنی، اور دارالعلوم دیوبند کے مہتمم، اساتذہ و مشائخ سے تعزیت کی۔ آج حضرت مولانا مدنیؒ کی وفات پر برصغیر کے تمام اسلامی مراکز و مدارس حزن و یاس میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ہر مدرسہ اور ہر عالم و فاضل اس کو اپنا خاندانی سانحہ سمجھتا ہے۔ دارالعلوم میں حضرت مولانا مدنیؒ کے لئے خصوصی ختمات قرآن اور دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔ پاکستان کی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں بھی خصوصی دعائیں کی گئی۔ دارالعلوم حقانیہ حضرت مولانا اسعد مدنیؒ کو ان کی قومی، ملی اور دینی خدمات پر بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہے اور انوادہ مدنیؒ اور دارالعلوم دیوبند کے ساتھ اس جانکاہ سانحہ میں ادارے کے تمام افراد دل و جان سے شریک ہیں۔

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے